قادیانیوں کے صد سالہ جشن کی اصل حقیقت

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

قادیانیوں کی یہ عادت ہے کہ وہ سیاہ کو سفید، رات کو دن اور باطل کو حق ثابت کرنے کے لیے بے پناہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ اتنا پروپیگنڈہ کہ کم علمی کی وجہ سے کچھ نہ کچھ لوگ متاثر ہو ہی جاتے ہیں۔ اس کی چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں:

(۱) ۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی نے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کو تفسیر نویسی کی دعوت دی جو کہ انھوں نے قبول کر لی اور بادشاہی مسجد لاہور میں تشریف لے آئے۔ ہزاروں علماء آپ کے ہمراہ تھے لیکن مرزا قادیانی میدان میں نہ آیا۔ کافی دیر انتظار کرنے کے بعد جب سب لوگ باہر نکلے تو انھیں بہت حیرانی ہوئی کہ تمام شہر میں قادیانیوں نے بڑے بڑے اشتہار چسپاں کر رکھے تھے، جن پر لکھا تھا ”پیر مہر علی شاہ کا امام آخر الزماں کے مقابلہ سے فرار“

(۲) مباحثہ دہلی اور مباحثہ لدھیانہ میں مرزا کا شکست کھانا ہر ایک کو معلوم ہے لیکن تاریخ احمدیت پڑھیں تو کچھ اور نظر آئے گا۔

(۳) پنڈت لیکھرام اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کے ہاتھوں مرزا کی تاریخی رسوائی ہوئی لیکن مرزا قادیانی اپنی کتابوں میں حقائق مسخ کر کے اپنی فتح ظاہر کرتا رہا۔

(۴) علماء لدھیانہ، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا گنگوہی، مولانا کرم الدین بھیں والے، مولانا نذیر حسین دہلوی، مولانا عبدالحق غزنوی، مولانا غلام دستگیر قصوری، مولانا ثناء اللہ امرتسری وغیرہ حضرات کی ایک لمبی فہرست ہے جن کے متعلق مرزا قادیانی، مرزا محمود، بشیر احمد ایم اے اور دوست محمد شاہد وغیرہ نے غلط بیانیوں کے وہ ریکارڈ قائم کیے ہیں کہ الامان والحفیظ۔

(۵) اسی طرح مجلس احرار اسلام اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ سے لے کر دورِ حاضر تک تمام اہم شخصیات اور تنظیموں کے متعلق غلط بیانی کا ایک طوفان برپا کیا گیا ہے۔ یقین نہ آئے تو قادیانی لٹریچر کھنگال لیجیے۔ ماضی قریب میں قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے مولانا چنیوٹی کے متعلق دو جھوٹ بولے اور قادیانی چینل کے ذریعے ان کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی۔

(الف) مولوی منظور چنیوٹی قادیانی ہونے والے ایک گھرانہ کو سمجھانے کے لیے اڈیا گیا۔ اس نے بہت کوشش کی لیکن

وہ لوگ ثابت قدم رہے۔ مولوی منظور ناکام واپس آ گیا۔

(۲) مولوی منظور نے یہ بیان کیا کہ فلاں تاریخ تک احمدیت صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گی۔ دیکھ لو وہ تاریخ گزر گئی لیکن احمدیت زندہ ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم نے ہر دو الزامات کی کھلے لفظوں میں تردید کی، اشتہار چھاپے، مرزا طاہر کو چیلنج کیا کہ اپنے الزامات کو ثابت کرو، لیکن وہ دلائل مہیا کرنے کی بجائے اپنی ہانکتا رہا۔

جملہ معترضہ کے طور پر عرض ہے کہ تحریک احمدیت اور دیگر قادیانی لٹریچر میں اصل حقائق کو جس طرح مسخ کر کے لکھا گیا ہے۔ اس کا جواب لکھنا ضروری ہے۔ قادیانی جھوٹ کو سچ کے روپ میں بلا خوف وخطر پیش کر رہے ہیں اور کوئی شورش کاشمیری نہیں جو ان پر مضبوط گرفت کرے۔ ہمارے فاضل احباب محمد طاہر عبدالرزاق اور محمد متین خالد ردّ قادیانیت پر اتنا کچھ لکھ چکے ہیں کہ ان کی نئی کتابیں ان کی پرانی کتابوں کا ری پرنٹ محسوس ہوتی ہیں۔ اگر یہ حضرات اس موضوع کی طرف توجہ فرمائیں تو یہ ان کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ دیگر قلم کار حضرات بھی توجہ فرمائیں اور قادیانیوں کا یہ ادھار چکا دیں۔ جن حضرات کے پاس وسائل، فرصت اور قلم کی طاقت ہے، ان کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

آمدم برسر مطلب! قادیانیوں کی غلط بیانیوں اور غلط پروپیگنڈہ کا ذکر چل رہا تھا۔ قادیانیوں نے جن حضرات کو بدنام کیا ہے، ان میں علامہ اقبال مرحوم بھی شامل ہیں۔ اقبال قادیانیوں کی ہٹ لسٹ پر اس لیے ہیں کہ قادیانیت کے خلاف ان کے تاریخی بیانات وہ کبھی نہیں بھول سکتے۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ پر اقبال کے ان تاریخی بیانات نے بے مثال اثر دکھایا ہے۔ اقبال پر قادیانی نوازشات کیوں ہیں۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے ''زندہ رود'' میں اس پر کچھ اشارات دیئے ہیں۔ اقبال کے نام پر چلنے والے ادارے اور اقبال کے نام پر شکم پروری کرنے والے محققین اس موضوع کی جانب توجہ کریں تو بہت بہتر ہوگا۔

مئی ۲۰۰۸ء میں قادیانیت کے سو سال پورے ہو گئے۔ وہ اس دوران خلافت کی ''برکات'' کا عالمی سطح پر پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اور اس پر بہت شاداں وفرحاں ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی بہت لمبی ہے جب وہ پکڑنے پر آتے ہیں تو دیر نہیں لگاتے۔

قادیانیوں کو سوچنا چاہیے کہ زن، زر، زمین اور استعماری طاقتوں کے سہارے وہ سو سال گزارنے میں کامیاب ہو گئے لیکن تا کبے؟ استعماری طاقتیں اور ان کے ایجنٹ انھیں کب تک تحفظ فراہم کریں گے؟ انھیں غور کرنا چاہیے کہ گزشتہ ادوار کے تاریخی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن بن صباح کا فتنہ کتنا بڑا تھا؟ مسیلمہ کذاب کی فوج مسلمانوں کے مقابلہ میں کئی گنا تھی، لیکن آج ان کا نام ونشان بھی نہیں ملتا۔

قادیانیوں کو اپنے طرزِ فکر وعمل پر غور کرتے ہوئے دیکھنا ہوگا کہ:

☆ قادیانی سربراہوں اور ان کے خاندانوں کا عام قادیانیوں کے ساتھ طرزِ زندگی معیشت ومعاشرت میں اتنا فرق کیوں ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سو سال کی مہلت قادیانیوں کو حق و باطل کا فیصلہ کرنے اور توبہ تائب ہونے کے لیے دی گئی ہے لیکن وہ الٹا اس مہلت کو اپنی صداقت کا نشان ٹھہرا رہے ہیں۔ کیا وہ ختم اللہ علی قلوبہم کا مصداق تو نہیں بن گئے؟

☆ قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ خلافت کا سو سالہ جشن منانے کی بجائے درج ذیل قرآنی آیات پر غور کریں۔

(۱) وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ o وَ اُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ (الاعراف: ۱۸۲، ۱۸۳)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں، ہم ان کو عنقریب پکڑیں گے جہاں سے انھیں علم نہ ہوگا۔

(۲) اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا وَ اللّٰهُ یَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ وَ هُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ o وَ قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِیْعًا یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ وَ سَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد: ۴۱، ۴۲)

ترجمہ: کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے جاتے ہیں اور اللہ حکم کرتا ہے اور کوئی اس کے حکم کو پیچھے نہیں کر سکتا اور وہ جلد حساب لینے والا ہے اور اُن سے پہلے لوگ بھی فریب کر چکے ہیں، سو اللہ ہی کے لیے سب تدبیر ہے، ہر شخص جو کماتا ہے وہ جانتا ہے اور اب منکر معلوم کریں گے کہ آخری گھر کس کے لیے ہے۔

(۳) بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ (الانبیاء: ۴۴)

ترجمہ: بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے بڑوں کو مہلت دی۔ حتیٰ کہ ان کی عمریں لمبی ہوگئیں۔ کیا وہ نہیں دیکھتے ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹا رہے ہیں پس کیا وہ جیتنے والے ہیں۔

(۴) اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا. (فاطر: ۸)

ترجمہ: بھلا ایک شخص جس کے لیے اس کے بُرے عمل خوبصورت بنا دیئے گئے ہیں پس وہ انھیں اچھا سمجھتا ہے۔

(۵) وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ o مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ وَ اَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ (ابراہیم: ۴۲، ۴۳)

ترجمہ: اور مت خیال کرو کہ اللہ ظالموں کے کاموں سے بے خبر ہے۔ البتہ تحقیق وہ ان کو مہلت دیتا ہے، اس دن کے لیے جس میں نظریں اوپر لگ جائیں گی، ڈرتے ہوں گے، سر اٹھائے ہوئے ان کی آنکھیں نہیں پھریں گے اور ان کے دل اڑ رہے ہوں گے۔

ہمارا مقصد فرمودات الٰہی کا احاطہ کرنا نہیں ہے۔ اگر کھلے دل و دماغ سے مطالعہ کرنا ہو تو آیاتِ مذکورہ بھی سو سالہ جشن کی حقیقت سمجھنے کے لیے کافی ہیں۔ ضد اور ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں ہے۔ قادیانی دوستو! ذرا غور تو کرو کیا تم

آیاتِ مذکورہ کا مصداق تو نہیں، اس لیے کہ درج ذیل حقائق تمہارے علم میں ہیں، ''روحانی خزائن'' اور دوسرے قادیانی لٹریچر میں صاف الفاظ میں لکھے ہوئے ہیں۔تم وہ کتابیں چھاپتے ہو، پڑھتے ہو اور سمجھتے نہیں۔ **ولھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اذان یسمعون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا** کا مصداق بن رہے ہو۔اگر تم اندھی عقیدت اور معاشی مفادات کی پٹی آنکھوں سے اتار کر غیر جانبدار ہو کر دیکھتے تو تم راہِ ہدایت پا جاتے۔اس لیے کہ:

☆ مرزا صاحب کا سودی رقم اور طوائف کی کمائی قبول کرنا، غیر محرم عورتوں سے اختلاط کرنا، ٹانک وائن پینا وغیرہ امور کوئی تہمت نہیں، سب کچھ تمہارے اپنے طبع کردہ لٹریچر میں موجود ہے۔علماء دنیا بھر کے ہر فورم اور ہر سٹیج پر یہ امور ثابت کر چکے ہیں۔

☆ تبلیغ کی آڑ میں برطانوی مفادات کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے غیر ملکی مشن جو مرزا محمود نے شروع کیے تھے۔ان میں کام کرنے والے تمہارے ہی باپ دادا تھے۔

☆ تم پر زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ ہوتی جا رہی ہے۔پاکستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، شام، ترکی، مصر، متحدہ عرب امارات، جنوبی افریقہ، گیمبیا وغیرہ کی عدالتیں اور دیگر اعلیٰ فورم تمھیں غیر مسلم قرار دے چکی ہیں۔

☆ آپ کا یہ عجیب مذہب اور دین ہے جو غیر مسلم عالمی طاقتوں کی سرپرستی میں پروان چڑھ سکتا ہے، اس کے بغیر نہیں۔حتیٰ کہ وہ طاقتیں پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی کے لیے شرط لگاتی ہیں کہ قادیانیوں کے متعلق قوانین ختم کیے جائیں۔تاریخِ عالم میں کسی سچے مذہب کے متعلق یہ پڑھنے کو نہیں ملتا کہ کافر اس کے سرپرست رہے ہوں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔آپ اپنے بقول مسلمان ہیں تو ایمان اور کفر کا یہ اتحاد آپ کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

مالی معاملات:

قادیانی جماعت احمدیہ کی طرف سے عائد کردہ چندوں کی چکی میں کس طرح پس رہے ہیں۔اس سلسلہ میں ان چندوں کو بھگتنے والے ایک سابق قادیانی مرزا منور احمد ملک کا تجزیہ پیش خدمت ہے۔وہ لکھتے ہیں:

> ''جماعتِ احمدیہ میں چندوں کی بھرمار ہے۔ایک احمدی پر اس کی ماہوار آمدن کا چھے فیصد چندہ عام لاگو ہے۔اس کی ادائیگی لازمی ہے۔عدم ادائیگی پر وہ چندہ اس آدمی کے کھاتے میں بطور بقایا نام ہو جاتا ہے۔ اگر ایک احمدی چندہ دینے سے انکار کر دے تو وہ احمدی نہیں رہ سکتا۔حالانکہ چندہ ایک اختیاری مد ہے جس کی شرح مخصوص نہیں ہوتی۔آدمی حسبِ توفیق ادا کر سکتا ہے۔جبکہ ٹیکس کی شرح مخصوص ہوتی ہے اور اس کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔عدم ادائیگی پر بقایا نام رہ جائے گا ختم نہیں ہوگا۔
>
> چندہ عام کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ، چندہ تحریک جدید، چندہ وقف جدید، چندہ صد سالہ جوبلی، چندہ خدام الاحمدیہ (چندہ مجلس) یہ نوجوانوں پر لاگو ہے۔چندہ تعمیر ہال (یہ ہال ۱۹۷۳ء کے قریب تعمیر ہوا تھا مگر چندے کی وصولی اب تک جاری ہے)، چندہ بوسنیا، افریقہ، چندہ ڈش انٹینا (احمدی ٹی وی نیٹ ورک کا)، چندہ

لجنہ اماء اللہ (یہ خواتین پر لاگو ہے)، چندہ اطفال (یہ بچوں پر لاگو ہے)، چندہ انصار (یہ ۴۰ سال سے زائد عمر کے افراد پر لاگو ہے) وغیرہ۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایک احمدی کو اپنی آمدنی کا کم از کم دس فیصد ماہوار چندہ دینا پڑتا ہے۔ چندوں کی وصولی کا رضا کارانہ نظام موجود ہے جس میں وصولی کرنے والے کا کوئی کمیشن نہیں۔ جماعتِ احمدیہ کا یہ مالی نظام شاید ہی کہیں اور ہو۔ سال میں دو تین بار مختلف چندوں کے مختلف انسپکٹر مرکز سے آ کر حساب وغیرہ چیک کرتے ہیں اور کل وصول شدہ رقم مرکز (چناب نگر) میں پہنچانا یقینی بناتے ہیں۔ اس مالی نظام کی بناء پر جماعتِ احمدیہ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ بڑی منظّم جماعت ہے۔ حالانکہ اس کا کام نظام نہیں، قواعد وضوابط، اصول وغیرہ نہیں ہیں۔ صرف چندہ اکٹھا کرنے کا نظام ہے۔ اگر اس منظّم طریقہ سے چندہ وصول نہ ہوتا تو آج مرزا صاحب کے خاندان کے ہر شہزادے کے نام کئی کئی مربع اراضی نہ ہوتی اور نہ ہی عیش وعشرت کی زندگی گزار رہے ہوتے۔ یہ سب اسی مالی نظام کی "برکات" ہیں۔ خیر اس پر بعد میں کسی اور موقع پر بات کی جائے گی۔ جب احمدی جذبات میں آ کر ان "برکات" سے انکار کریں گے؟

چندہ تحریکِ جدید میں ہر مرد اور عورت، جوان، بوڑھا اور بچہ شامل کیا جاتا ہے۔ جماعت اس بات پر پورا زور لگاتی ہے کہ ہر ذی روح تحریک جدید میں شامل ہو بلکہ کچھ بے روح بھی اس میں شامل ہیں۔ یعنی فوت شدہ افراد کے نام کا چندہ ان کے لواحقین سے لیا جاتا ہے۔ اب اگر کسی بستی سے تحریک جدید میں شامل ۲۰۰ افراد ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہاں کی آبادی زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ افراد پر مشتمل ہے حالانکہ اس میں فوت شدہ افراد بھی شامل ہیں۔" ("مرزا طاہر احمد کی لاکھوں کروڑوں بیعتیں"، از مرزا منور احمد ملک، ص ۳، ۴)

ایسا مضبوط معاشی بندوبست، چندوں کی بھرمار یہ ہر دور میں باطل کی خصوصیت رہی ہے۔ کیا کبھی قادیانیوں نے غور کیا ہے کہ اسلام میں تو اتنا جبر نہیں ہے۔ قادیانیوں کے ہاں اتنا جابرانہ نظام کیوں ہے؟ انھوں نے اس سو سال کے عرصہ میں کیا کھویا؟ کیا پایا؟ وہ لا اکراہ فی الدین کی غلط تفسیر بیان کر کے مسلمانوں کو تو گمراہ کرتے ہیں لیکن یہ نعرہ کیوں نہیں لگاتے۔ لا اکراہ فی القادیانیۃ۔

قادیانی سربراہوں کا کردار:

مثل مشہور ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کے صدق وکذب کو پرکھنے کے لیے اس کی آل اور اولاد کو پرکھ لینا کافی ہے۔ مرزا محمود کے زخم خوردہ قادیانیوں کی ایک کثیر تعداد آج بھی موجود ہے۔ یقین نہ آئے تو راحت ملک اور شفیق مرزا سے پوچھ لیجیے۔ حقیقت پسند پارٹی کیوں بنی؟ مرزا ناصر نے بڑھاپے میں دوسری شادی کیوں رچائی؟ حکیم نورالدین کے بیٹوں سے کیا سلوک کیا گیا؟ رفیق باجوہ، شفیق مرزا، زیڈ اے سلہری، حافظ بشیر احمد جیسے لوگوں نے قادیانیت کیوں چھوڑی؟ مرزا رفیع احمد کو کیوں اغوا کیا گیا؟ "شہرِ سدوم" اور "ربوہ کا مذہبی آمر" جیسی کتابیں کیوں لکھی گئیں؟ امریکہ وبرطانیہ قادیانیوں کی کیوں سرپرست کرتے ہیں؟

یہ سلگتے ہوئے سوالات قادیانیت کی حقانیت اور صد سالہ جشن کی قلعی کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ صرف خدا خوفی اور انصاف شرط ہے۔